کفار و مشرکین شیعہ غیر مقلدین مغرب زدہ مسلمان اور جاہل طبقہ کے اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع دلچسپ

جوابات

مسمیٰ بہ

اشرف الجواب

اُردو عکسی مکمل

منتخب از خطبات

تالیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اضافات

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتی دار العلوم دیوبند

باھتمام

وقار علی ابن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور

اشرف الجواب

اردو عکسی مکمل

تصنیف	حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رح
اضافات	حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین مفتی دار العلوم دیوبند
طابع	وقار علی ابن مختار علی
مطبع	تھانوی آفسیٹ پرنٹرس
ناشر	مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور
کاتب	قمر الدین اعظمی
صفحات	۶۲۴
سن طباعت عکسی ایڈیشن	اپریل ۱۹۹۰ء

ناشر

مکتبہ تھانوی دیوبند یوپی

فہرست مضامین حصہ اول

آوازآئی۔ اپنے بدعتی پیر کو ہمارا بھی سلام کہدینا شیخ کو یہ واقعہ مکشوف ہوگیا مگر جب مرید واپس آیا تو اس سے پوچھا کہو تم نے ہمارا سلام پہونچایا تھا۔ کہا ہاں حضور پہنچا دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کو سلام فرمایا ہے فرمایا انھیں لفظوں سے کہو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں کہا جب آپ کو وہ الفاظ معلوم ہیں تو مجھے آپ کیوں بے ادب بناتے ہیں۔ فرمایا اس میں بے ادبی کیسی۔ اس وقت تمہاری زبان سے وہ الفاظ ادا نہ ہوں گے، بلکہ تمہاری زبان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک ہوگی۔ تم تو محض سفیر ہو غرض اس نے وہی الفاظ کہے کہ اپنے بدعتی پیر کو ہمارا بھی سلام کہنا۔ یہ سنتے ہی شیخ پر وجد طاری ہوگئی اور یہ شعر پڑھا۔ سہ

بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو گفتی — جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

یہی راز تھا حضرت ابوذر کے باربار وان رغم انف ابی ذرؓ کہنے میں ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

اگر ایکبار گوید بندۂ من — ازعرش بگذرد خندۂ من

(اگر وہ کہدے مجھے اپنا غلام — سب سے پیارا نام ہو میرا یہی)

حق تعالیٰ کا مزاح

حق تعالیٰ کا مزاح فرمانا بھی حدیث سے ثابت ہے کہ جہنم سے جو مسلمان نکالے جائیں گے ان کا لقب جہنمین ہوگا۔ کیونکہ ان کو اسی میں حظ ہوگا۔ جس کی مثال اوپر گذر چکی۔ ان میں ایک شخص جو سب سے اخیر میں نکالا جائے گا حق تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ مانگ کیا مانگتا ہے وہ عرض کریگا کہ میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دیا جائے حق تعالیٰ فرمائیں گے بس اس کے بعد کچھ نہ مانگے گا وہ کہے گا نہیں اور کچھ نہ مانگوں گا۔ چنانچہ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیا جائے گا اس وقت اس کو جنت کا ایک درخت نظر آئے گا۔ عرض کرے گا اس درخت کے نیچے مجھے پہنچا دے۔ ارشاد ہوگا کہ تونے تو ابھی وعدہ کیا تھا کہ کچھ نہ مانگونگا وہ معذرت کرنے لگے گا کہ بس یہ درخواست اور پوری کر دیجئے پھر کچھ نہ مانگوں گا غرض اسی طرح رفتہ رفتہ وہ جنت میں پہونچ جائیگا تو یہ بھی مزاح ہی ہے کہ مقصود تو جنت میں پہونچانا تھا مگر اس کو دو گڑ کر پہونچایا جائے گا لہذا اب اس حکایت پر کچھ اشکال نہیں کیونکہ مزاح کا ثبوت اس میں بھی ہے۔ دوسرے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کافر سے مراد صدائے غیبی میں کافر باللہ نہ تھا بلکہ کافر بالطاغوت ہے۔ اور یہ استعمال نص میں بھی وارد ہے۔ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ۔ جس نے

طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس نے مضبوط دستے کو تھام لیا۔

۱۲ خطبۃ الوداع محض بدعت ہے

خطبۃ الوداع میں مصلحتیں بیان کرنا من وجہ خدا اور رسول پر اعتراض ہے سو اس کا بیان یہ ہے کہ جب بعض بدعتیں بھی بوجہ مصالح مطلوب ہوئیں تو گویا اس شخص کے نزدیک کتاب وسنت کی تعلیم ناتمام ہوئی کہ بعض مصالح ضروریہ کی تعلیم میں فرو گذاشت ہوگئی کیا کوئی اس کا قائل ہوسکتا ہے، اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہے۔ اور بعض بدعت کے حسنہ ہونے سے اگر شبہ ہو تو درحقیقت وہ بدعت ہی نہیں۔ اور اس قسم کا احتمال خطبۃ الوداع میں نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر یہ معنًی سنت ہوتا تو سلف میں اس کی نظیر ضرور ہوتی پھر بعد عرق ریزی کے اگر کوئی دور کی نظیر نکال بھی لی جاوے، تو دوسرے مانع کا کیا جواب ہوگا کہ عوام کے التزام سے بدعت ہوگیا اور بدعت بھی بدعت ضلالت، جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نار کی وعید فرما رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عین ارشاد حق ہے، تو ایسے امر کا التزام اور اس میں مصلحتیں نکالنا خدا اور رسول پر اعتراض بھی ہے اور خدا اور رسول سے مزاح بھی ہے۔ لیکن ہمارے اس قول سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ارشادِ خداوندی ہے کوئی یہ نہ سمجھ جاوے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد نہ فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد ضرور فرماتے تھے لیکن آپؐ کا اجتہاد موقوف رہتا تھا اگر وحی میں اس پر نکیر نہ ہوئی تب تو وہ حجت رہتا تھا کیونکہ سکوت اس کی تقریر پر دلالت کرتا ہے۔ ورنہ وحی سے اس کی اصلاح ہوجاتی تھی۔ غرض ہر حال میں وہ اجتہاد بھی حکماً وحی ہوجاتا تھا لہذا باوجود اجتہاد کے بھی یہ کہنا صحیح ہے کہ سہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(اکمال العوام والعید ص۶)

۱۳ عوام کا اہل قبور سے مدد مانگنا شرک سے خالی نہیں

(۹) فرمایا شرک جس کی نسبت وعید ہے۔ اِنَّ اللہَ لَا یَغفِرُ اَنْ یُّشرَکَ بہ[1]۔ اس کی تعریف

[1] بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کرنیکو بخشتا نہیں ہے۔